

## ششمہ، ہی ”علوم اسلامیہ“ انٹریشنسن ”سیرۃ النبی نبمر“

(اردو-عربی-سنڌی-انگریزی)

اہل علم و تحقیق اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات سے مخفی نہیں کہ وطن عزیز میں ماشاء اللہ روزانہ شائع ہونے والے اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار مہماں سے ماہی ششمہ، اسی اور رسائل کی بیاناد پر شائع ہونے والے مجلات اور رسائل و جرائد کی بہتاں ہے۔ ہر قابل ذکر علمی ادارے، کالج، یونیورسٹی دینی مدرسہ سیاسی و مذہبی تنظیم اور سماجی و تبلیغی تحریک کی طرف سے اس کے افکار و نظریات کا حامل اور جاری سرگرمیوں کی تفصیل پر مشتمل کوئی نہ کوئی ترجمان رسالہ و جریدہ شائع ہو رہا ہے۔ رسائل و جرائد کی بھرمار اور لکھنے کی صلاحیت رکھنے والوں کی کثرت تو بحمد اللہ خوش آئند پہلو ہے مگر اس میں لائق توجہ بلکہ قابل افسوس امرا یک تو یہ ہے کہ بہت کم رسائل یہں جن میں علمی و تحقیقی معیار کو مدنظر رکھا جاتا ہو۔ کتنی رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے کہ بس رسالہ کا پیٹ بھرنا اور متعلقہ ادارہ و تنظیم کا نام شائع کرنا مقصود ہے۔ مضمون نگار کا صحیح نظر بھی یہی کچھ معلوم ہوتا ہے۔ اسے کوئی بات صفحہ قرطاس پر لانے کی زیارت کا نہ ادا ہے اور نہ اس بات کی پرواز ہے کہ آگے چل کر میری کسی غیر تحقیقی تحریر کے کیا فکری و نظریاتی اور عملی متناج برآمد ہوں گے۔ رقم کے ذاتی مشاہدہ کے مطابق اکثر مضامین رطب دیا ہیں روایات و واقعات کا مجموعہ، محض نقل مکانی، سرقہ اور ٹانوی مآخذ سے ناخوذ ہوتے ہیں۔ اگر کسی ٹانوی مآخذ میں خداخواست کوئی پروف کی غلطی رہ گئی ہے۔ مثلاً فرزدق (وال کے ساتھ) کی جگہ فرزدق (دوا کے ساتھ) شائع ہو گیا ہے تو ”فضل مقالہ نگار بھی کمکھی پکھی مارتے ہوئے آگے فرزدق (دوا کے ساتھ) ہی نقل کر دیتا ہے۔“ وغیرہ وغیرہ۔

رسائل و جرائد کے حوالے سے دوسری قابل افسوس بات یہ ہے کہ اکثر رسائل و جرائد مخصوص اپنے ناشر اور تحریک و تنظیم کے قائد و بانی کے ملک اور افکار و نظریات کے ترجمان ہوتے ہیں۔ مطبوعہ مضامین میں تمام دلائل کی ”تائیں“ بھی بالآخر متعلقہ ملک و نظریہ کی تائید و حمایت پر ہی آکر رونقی ہے۔

مسلمکی و مذہبی اور فکری و نظریاتی تعصب اور تحقیقی معیار کی گراوٹ کی مذکورہ صورت حال میں کسی ایسے پرچے کی اشاعت جس کا مقصد کسی مخصوص ملک و نظریہ کی ترجمانی کی بجائے ”اسلام اور نظریہ پاکستان کا تحفظ ہو۔ دوسرے ملک و ملت کا ترجمان“ ہونے کا داعی ہو۔ علاوہ ازیں اس میں شائع شدہ مقالات کے اندر بھی کافی حد تک جدید تحقیق کے اصول و قواعد کو مدنظر رکھا گیا ہوتا۔ اطمینان بخش امری تراویدیا جائے گا۔

اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ اور ملک و ملت کا ترجمان ہونے کا داعی یہ مجلہ ششمہ، ”علوم اسلامیہ“ انٹریشنسن کراچی ہے جس نے محرم ۱۴۲۶ھ (بر طابق فروری ۲۰۰۳ء) سے اپنی اشاعت کا آغاز کیا۔

ہے جو بیک وقت چارز بانوں (اردو-عربی-سنڌی-انگریزی) کے حامل مقالات پر مشتمل ہو گا۔ دوسرے آئندہ ہر سال کا پہلا شمارہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اور دوسرا شمارہ عام موضوعات پر مشتمل ہوا کرے گا۔ اس کے چیف ایڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور سرپرست جناب مفتی محمد نعیم ہیں جبکہ مجلہ ادارت میں وطن عزیز کی مختلف یونیورسٹیوں اور علمی اداروں سے تعلق رکھنے والے بلکہ ان اداروں کی "پچان" ہونے کا اعزاز رکھنے والے متعدد نامور رسیروچ اسکالرز کے نام شامل ہیں۔ مثلاً:

- ۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی صدر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
- ۲۔ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی ڈاکٹر میکٹر جزل، دعوه اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
- ۳۔ مولا ناذر اکبر عبدال Razاق اسکندر مہتمم جامعہ اسلامیہ، بندری ناؤں، کراچی
- ۴۔ پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی ذین آرش فیکٹری، علام اقبال اور پن یونیورسٹی اسلام آباد
- ۵۔ مولا ناسیم نصیب علی شاہ مہتمم جامعہ المکز الایسلامی، بنوں
- ۶۔ ڈاکٹر محمود الحسن عارف چینز میں اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

اس مجلہ کا پہلا اور زیر تبصرہ شمارہ "سیرۃ النبی نبڑا" ہے جس میں "نمہجی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی، انہائی پسندی، دہشت گردی، جدت پسندی"، جیسی اصطلاحات اور موضوعات کا "سیرت طیبہ کے تناظر میں، علمی و تحقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ آج کل مغربی میڈیا، این جی اور اور بعض جدت پسند بلکہ مغرب پرست دانشوارانے مخصوص عزم ائمہ اور سوچ سمجھے منصوبے کے تحت ان مذکورہ اصطلاحات کو مرضی کا جامہ پہنارہے اور اصل حقیقت و مفہوم سے ہٹ کر من مانی تشریح کر رہے اور مسلمانوں کو مورد الازم ٹھہر ارہے ہیں۔ مگر زیر نظر شمارہ کے فاضل مقالہ نگاروں نے مغربی میڈیا سے محاشر اور مرموم ہوئے بغیر سیرت طیبہ کے تناظر میں اور دلائل و حقائق تاریخ و واقعات اور روایت و درایت کی روشنی میں مذکورہ بالا اصطلاحات اور موضوعات پر روشنی ڈالنے اور مغرب و استعماری طاقتوں کو آئینہ دکھانے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔ مثلاً زیر نظر مجلہ کے پہلے ہی مقالہ میں مولا ناجم اسعد قہانوی نے دلائل سے واضح کیا ہے کہ دہشت گرد فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار اسلام اور مسلمان نہیں بلکہ مغرب ہے۔ مگر ان کے باوجود وہ "الناچور کوتول" کو ڈانٹے" کے مصدق اہل اسلام کو دہشت گرد اور انہیا پسندید قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح زیر نظر شمارہ میں شامل دوسرے مقالات میں بھی عقلی دلائلی دلائل اور تقابلی مطالعہ سے بتایا گیا ہے کہ اسلام کا انہیا پسندی اور دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نیز نہ بھی رواداری روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا اصل مفہوم اور حدود و قیود بھی قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ پرچہ میں "گوشہ علمی و تعلیمی خبریں" کے عنوان سے بھی ایک منید اور معلوماتی سلسہ شروع کیا گیا ہے۔

علاوه ازیں ”ریسرچ اسکالر سے درخواست“ کے عنوان کے تحت پرچہ کے تحقیقی میج، اغراض و مقاصد اور مجوزہ عنوانات کی بھی نشانہ گھی کر دی گئی ہے۔

مختصر یہ کہ شما ہی ”علوم اسلامیہ“، ”مجلات و جرائد کے میدان میں ایک عمدہ اور مفید اضافہ ہے۔  
دعا ہے کہ یہ تسلیل سے شائع ہوتا رہے اور اشاعت سے مطلوب مقاصد پورے ہوں۔ آمین۔

آخر میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا بے جانہ ہو گا۔ وہ یہ کہ آج کل تبرویں میں عام طور پر زیر تبصرہ کتاب / رسالہ کے بارے میں تعریفی کلمات ”ایک ضرورت“ اور فیشن بن کر رہ گیا ہے۔ تاہم دیانت کا تقاضا ہے کہ قابل اصلاح و ضروری چیز کی بھی نشانہ گی کی جائے۔ وہ یہ کہ زیر تبصرہ مجلہ کے چیف ایڈیٹر ما شاء اللہ صاحب نظر، تحریک کار مولف و مقالہ نگار اور جدید تحقیق کے اصول و ضوابط کو جانے والے ہیں، ان کیلئے کوئی بات کہنا ”سورج کو چاغ دکھانے“ کے متادف ہے تاہم عرض ہے کہ چیف ایڈیٹر اور پرچہ کا بانی مبانی ہونے کی حیثیت ان کی ذمہ داری ہو گی کہ:

☆ جس طرح انہوں نے پرچہ کی اشاعت کا مقصد ”اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظہ“ ملک و ملت کا ترجمان، متعین کیا ہے۔ اس پرختنی سے اور ہر قیمت پر قائم رہیں۔ کیونکہ عموماً ہوتا ہے ہے کہ شروع میں اعلیٰ مقاصد مدنظر ہوتے ہیں مگر بعد میں بوجوہ وہ اصل مقاصد پس پشت چلے جاتے ہیں۔ پورے ملک و ملت کی ترجمانی تو شاید مشکل ہو البتہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے تحفظ پر کار بندرا جاسکتا ہے۔

☆ تحقیقی مقالات کا حصول اور تحقیقی معیار کو قائم رکھنا بھی جوئے شیرلانے سے کم نہیں۔ شامل اشاعت ہونے والے ہر مقالہ کو اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ تحقیق کے معیار پر پورا ارتقا ہے یا نہیں۔ زیر نظر شمارے میں ایک مقالہ من و عن ”نقل“ اور اول تا آخر ”سرقة“ ہے۔ کہیں بھی اصل مآخذ کا حوالہ دینے کی ”اخلاقی جرأت“ کا مظاہرہ نہیں کیا گیا اس قسم کے مقالات سے پرچہ کی ساکھ پر جواہر پڑے گا وہ واضح ہے۔ لہذا آئندہ اس معاملے میں پوری احتیاط برپی جائے۔

☆ مجلس ادارت میں جن کبار اہل علم و تحقیق کا نام ہے یہ چھ ”تبرک“ کے طور پر نہ ہو بلکہ ان کے علمی و تحقیقی تحریک سے پورا پورا اور با قاعدہ فائدہ اٹھایا جائے۔ اور ان کی اپنی تحریریں بھی شائع کی جائیں۔

☆ زیر نظر شمارے میں کاغذ رازم لگا ہوا ہے ۶۸ گرام کا کاغذ تو کم از کم لگنا چاہیے۔ عمدہ کاغذ سے طباعت اور ظاہری حسن (Get up) میں جواضانہ کشش اور خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

(حافظ محمد سعد اللہ)

مدیر مہمان